(قسط ۴۵) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی۔

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۷۵-۱۹۷۴ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

اکابر علماء ومشائخ کی جدائی پر تعزیت

دارالعلوم کے بعض اہم اراکین معاونین اور ملک کی علمی و دینی شخصیتوں کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث (مولانا عبدالحقؒ) نے ان کی عظیم خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور اجلاس میں باقاعدہ طور پر فاتحہ خوانی کے بعد دعائے مغفرت کی گئی مرحومین میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱: حضرت مولانا میاں مسرت شاہ کاکا خیلؒ صدر مجلس شوریٰ۔ ۲: حضرت علامہ مولانا عبدالمالک صاحب صدیقیؒ خانیوال۔ ۳: حضرت علامہ مولانا عبدالحق نافع سابق استاد دارالعلوم دیوبند۔ ۴: حضرت علامہ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ۔ ۵: مولانا شمس الدین شہید بلوچستان (جو دارالعلوم میں بھی زیر تعلیم رہے) ۶: اہلیہ محترمہ قاری محمد طیب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ ۷: مولانا دوست محمد صاحب قریشیؒ۔ ۸: دارالعلوم کے دو نوجوان طلبہ مولوی صفۃ الرحیم دیروی شہید مولوی شاہ عالم وزیرستانی۔ ۹: مولانا خیر محمد مکی مہاجر مکہ مکرمہ۔ ۱۰: مولانا مسعود آزاد۔ ۱۱: مولانا عبدالمنان دہلوی مرحوم

سالانہ آمد وخرچ مہمان خانہ کی تعمیر اور دار الحفظ کے لئے قطعہ اراضی خریدنا

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے بجٹ کے ضمن میں فرمایا کہ سال ۱۳۹۳ھ میں دار العلوم کو دولاکھ پچیس ہزار پانچسو اٹھاون روپے اکہتر پیسے کی آمدنی ہوئی اور تمام شعبوں پر دولاکھ چوبیس ہزار ایک سوتیئس روپے ستاسی پیسے خرچ ہوئے۔ سال رواں ۱۳۹۴ء کے لئے آپ نے دولاکھ پچاسی ہزار ایک سوتیس روپے کا میزانیہ پیش کیا جس میں اکتالیس ہزار پانچ سو پندرہ روپے ستاون پیسے کے خسارہ کے باوجود مجلس شوریٰ نے توکلا علی اللہ اہل خیر کی متوقع امداد کے پیش نظر منظوری دی ارکان شوریٰ نے بجٹ پر تقریریں کرتے ہوئے شعبہ تبلیغ، تجوید وقرأت اور عربی تحریر وتقریر اور طلبہ کو فنی تعلیم کے شعبوں کے قیام اور ترقی دینے پر زور دیا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے شعبہ حفظ وتجوید، کتب خانہ دار المطالعہ اور دار التصنیف اور طلبہ کی رہائش گاہوں کی تعمیر کی ضرورت پر زور دیا انہوں نے کہا کہ سال گزشتہ ایک مہمان خانہ کی تعمیر ہوئی جو مکمل ہونے کے قریب ہے اور دار التجوید والحفظ کی تعمیر کے لئے دار العلوم کے مغرب میں دو کنال زمین خریدی گئی ارکان نے دار العلوم کی تعلیمی وانتظامی ترقیات پر نہایت خوشی کا اظہار کیا نیز اسمبلی اور اسمبلی سے باہر دار العلوم اور ماہنامہ الحق کی خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا صاحبزادہ الحاج عطاء محمد خان مرحوم مالک موتی ہوٹل راولپنڈی نے کتب خانہ کی تعمیر کی مد میں پانچ ہزار روپے اور تعلیمی مد میں ایک ہزار چار روپے چندہ دیا۔

نئے تعلیمی سال کا افتتاح

۲۱ شوال ۱۳۹۴ھ بروز بدھ: دار العلوم کے نئے تعلیمی سال کا افتتاح تلاوت کلام پاک اور حضرت والد ماجد شیخ الحدیث صاحب کے درس ترمذی کے آغاز سے ہوا دار الحدیث میں اس موقع پر علم کی فضیلت علماء کی ذمہ داریاں حالات حاضرہ کے تقاضے اور علماء کے نازک فرائض پر مفصل تقریر کی اور طلبہ کو نئے سال کیلئے تعلیمی ہدایات دیں۔

☆ رواں ماہ حضرت شیخ الحدیث نے جامعہ اشرفیہ پشاور کے جلسہ دستار بندی میں شرکت کی۔

۱۰ نومبر ۱۹۷۴ء کو مدرسہ مدنیہ کیمبلپور اور ۱۷ نومبر کو جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر کے تعلیمی سال کا افتتاح فرمایا

شاہ فیصل مرحوم کی شہادت پر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی تعزیت

مئی ۱۹۷۵ء: عالم اسلام کے مایہ ناز رہنما الامام الشہید رائد التضامن الاسلامی مرحوم شاہ فیصلؒ کی خبر شہادت ملتے ہی دار العلوم میں حیرت اور سراسیمگی پھیل گئی ہر شخص عالم اسلام کے اس فرزند جلیل کی یکا یک جدائی پر مجسم حزن وملال بنا ہوا تھا طلبہ واساتذہ نے مل کر ایصال ثواب کیا دار العلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت شیخ الحدیث والد مدظلہ نے ایک تعزیتی اخباری بیان میں کہا کہ:

شاہ مرحوم اپنی عظیم خدمات ،تدبر ،سیاسی سوجھ بوجھ ،علم اور دین کی عظیم الشان خدمات ،اتحاد عالم اسلام کی مساعی کے لحاظ سے تاریخ اسلام کے چند گنے چنے سلاطین اور حکام کے زمرہ میں شمار ہوں گے ،ان کی ذات عالم اسلام کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بن گئی تھی اگر خلافتِ اسلامی کی کوئی صورت ممکن ہوسکتی تو موجودہ حالات میں شاہ مرحوم خلیفۃ المسلمین بننے کے مستحق تھے انہوں نے فرمایا کہ شاہ فیصل کی جدائی نہ صرف سیاسی طور پر بڑا نقصان ہے بلکہ علم اور دین کی خدمت دفاع اور تحفظ کے لحاظ سے بھی پورے عالم اسلام کو عظیم دھچکا لگا ہے مولانا عبدالحق نے خداوند قدوس سے دعا کی کہ ملت اسلامیہ کو مرحوم کا نعم البدل عطاء فرمائے اوران کے جانشینوں شاہ خالد اور شہزادہ فہد کو ان کے عظیم مقاصد کی تکمیل کی توفیق دے۔

اخباری بیان کے علاوہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دارالعلوم جبکہ احقر نے ادارہ الحق کی طرف سے نئے حکمران شاہ خالد بن عبدالعزیز شہزادہ فہد اور رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری شیخ صالح القزاز جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کے شیخ عبدالعزیز بن باز اور پاکستان میں مقیم سعودی سفیر کی خدمت میں مذکورہ احساسات پر مشتمل ٹیلی گرام بھی ارسال کئے جس کے جواب میں شکریہ کے ٹیلی گرام آئے ،اسلام آباد میں سعودی عرب کے سفیر محترم ریاض الخطیب نے جوابی تار میں کہا:

مرحوم محترم شاہ فیصل کی شہادت پر آپ اور پاکستانی بھائیوں کے جذبات نے مجھے بے حد متاثر کیا بلاشبہ ان کی وفات عالم اسلام کے لئے عظیم نقصان ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ بخشے۔

جناب شیخ صالح القزاز: محترم جناب مولانا عبدالحق صاحب و مولانا سمیع الحق صاحب مدیر الحق ہمارے ساتھ اس سانحہ عظیم پر آپ کے اظہار افسوس کے جذبات کا شکریہ ان کی وفات کے بعد شہزادہ فہد بن عبدالعزیز نہایت متقی انسان ہیں ان کو جناب شہید لیڈر نے وارث تخت مقرر کیا تھا خدا ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ بخشے۔ بلاشبہ یہ ایک عظیم سانحہ ہے اور اسکی تسلی اور تسکین وتلافی صرف اس طرح ہوسکتی ہے کہ جس شخص نے ان کے بعد قیادت کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھائی ہے وہ ایک اہل شخصیت ہے ان سے ہمیں یہ خوشگوار مستقبل جھانکتا ہوا دکھائی دیتا ہے کہ انشاء اللہ مملکت سعودی عربیہ پیغام اسلام کی ترویج کے لئے اپنی خصوصی حیثیت وقیادت برقرار رکھ سکے گی جس میں شہید لیڈر نے عالم اسلام کو اتحاد ،یگانگت اور سالمیت کا درس دیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کو مندرجہ بالا کاموں کی تکمیل کی مدد فرمادے اور اسلام کی بھلائی کی خدمات کی توفیق دے تاکہ تمام مسلمان ایک طاقت کی شکل میں ابھریں دشمنوں کو شکست فاش دیں اور بیت المقدس کو آزاد کرائیں ،اور مسلمان اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کریں۔

یادرفتگان: پچھلے ماہ ہمارے بہت سے ایسے بزرگ واحباب داغ مفارقت دے گئے جنہوں نے اپنے حیات مستعار کو دین کی فروغ واشاعت کیلئے وقف کیا تھا بالخصوص حسب ذیل حضرات جن کی جدائی پر ہم بھی انکے سوگواران کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہے اور مرحومین کے رفع درجات کے لئے دست بدعا ہیں۔

مولانا محمد زکی کیفیؒ فرزند مفتی محمد شفیع کراچی

پاکستان کے مفتی اعظم بقیۃ السلف مولانا مفتی محمد شفیع کراچی کے بڑے صاحبزادے اور ہمارے محترم دوست مولانا محمد تقی عثمانی البلاغ کے برادر اکبر حضرت مولانا محمد زکی کیفی مرحوم ۱۱ محرم ۹۵ کو حجاز مقدس سے واپسی کے بعد دل کے دورہ سے رب البیت سے جاملے شاعر وفاضل ،خلیق وغمگسار، باغ وبہار شخصیت، دینی علوم وفنون کی نشر واشاعت سے تعلق رہا رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان مینویؒ

۵ مارچ ۱۹۷۵ء: لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل دیوبند کا وصال ہوا، تدفین ۳ بجے ظہران کے آبائی گاؤں مینئی ضلع وتحصیل صوابی میں ہوئی شیخ الحدیث والد ماجد نے جنازہ پڑھایا، دارالعلوم سے طلبہ کے جم غفیر نے شرکت کی ،مرحوم نے ساری عمر درس وتدریس میں گزاری تقسیم سے قبل مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ انڈیا اس کے بعد دارالعلوم چارسدہ اور پھر آخر تک مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں شیخ الحدیث رہے۔

عارف باللہ حضرت مولانا عتیق اللہ صاحبؒ

علاقہ بونیر ضلع سوات کے موضع ایلئی کے ایک صاحب رشد بزرگ عالم وعارف حضرت مولانا عتیق اللہ صاحب کا بھی اسی ماہ وصال ہوا، آپ شیخ وقت مولانا عبدالغفور مدنی مرحوم کے خلفاء میں سے تھے لائلپور کے جناح کالونی میں قیام رہا وفات گھر پر ہوئی پسماندہ گان میں عالم وفاضل صاحبزادے موجود ہیں دارالعلوم کے نہایت مخلص معاون اور خیر خواہ رہے۔

الحاج ملک امر الٰہی صاحبؒ رکن شوریٰ حقانیہ

دارالعلوم کے ایک نہایت مخلص ہمدرد رکن رکین جناب الحاج ملک امر الٰہی صاحب (محلہ ککی زئی اکوڑہ) کا بھی وصال ہوا عمر بھر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے جانثار ساتھی تھے پڑوسی بھی ۱۹۵۱ء میں آپکے سفر حج کے رفیق بھی، ابتداء سے دارالعلوم کے تمام کاموں میں حصہ لیا

مہتمم دارالعلوم دیوبند حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ کی دارالعلوم حقانیہ آمد

۱۸ ؍جنوری ۱۹۷۵ء کو مدینہ منورہ سے ایک دو خطوط کے ذریعہ معلوم ہوا کہ حضرت حکیم الاسلام

مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند ۲۲ رجنوری کو براستہ کراچی سعودی عرب سے ہندوستان جارہے ہیں، اور یہ کہ پاکستان میں مختصر قیام کی اجازت کیلئے پاکستانی سفارتخانہ سے رابطہ قائم کیا گیا ہے، کچھ امیدیں تو قائم ہوگئیں مگر بظاہر ایسے حالات میں کہ نہ سفارتی تعلقات قائم ہوں، نہ آمدورفت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہو، حضرت حکیم الاسلام مدظلہ' جیسی معروف ومشہور شخصیت کو پاکستان آنے کی اجازت دونوں حکومتوں سے کیسے مل سکے گی؟ مگر قدرت نے غیبی انتظام فرمایا اور چند اہل درد دین اور علم کی محبت سے سرشار افسران کے تعاون سے یہ سارا مسئلہ آسانی سے حل ہوگیا اور حضرت مدظلہ نے کئی سال کے طویل وقفہ کے بعد سرزمین پاکستان میں قدم رنجہ فرمایا۔ ہزاروں ،لاکھوں معتقدین اور محبین کیلئے یہ خبر واقعی ایک خوشگوار حیرت سے کم نہ تھی، کہ فاصلوں کے فصیل ،ضابطوں اور رکاوٹوں کی سرحدات ان سب کو پھلانگ کر حضرت کی آمد کیسے ممکن ہوگئی ،اللہ تعالیٰ جب چاہے تو دلوں کی دنیا کی طرح جسمانی اور مادی رکاوٹیں بھی یکا یک دور فرمادیتا ہے۔

حضرت حکیم الاسلام مدظلہ کراچی میں اعزہ واحباب سے مل کر لاہور تشریف لائے ، دوایک دن قیام تھا، مگر یہ کب ہوسکتا تھا کہ اتنی قریب آئی ہوئی نعمت سے دارالعلوم حقانیہ کے در و دیوار مشرف نہ ہوں جب کہ آج تک بمشکل ایسا ہوا کہ حضرت مدظلہ پاکستان آئے ہوں اور دارالعلوم حقانیہ قدم رنجہ نہ فرمایا ہو، خود حضرت مدظلہ کا ارشاد تھا کہ ''میں تو اکوڑہ خٹک کا تصور لے کر ہی وہاں سے چلتا ہوں'' مگر وقت کی کمی ادھر ویزا کی مشکلات اور حضرت مدظلہ کی علالت اور ضعف ،یہ سب خدشات تھے ۔حضرت شیخ الحدیث والد محترم مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ بغرض ملاقات لاہور تشریف لے گئے ،اکوڑہ خٹک کا ویزا بھی اللہ تعالیٰ نے آسان کردیا ،ادھر حضرت کی پاکستان تشریف آوری ہی سے دارالعلوم حقانیہ میں حضرت کی آمد کا غلغلہ تھا، پورا دارالعلوم سراپا شوق اور مشتاقِ دید بنا ہوا تھا کہ اچانک حضرت مدظلہ کے دارالعلوم آنے کا پروگرام طے ہوگیا، وقت کی کمی کی وجہ سے بروقت لوگوں کو اطلاع نہ دی جاسکی۔صرف اخباری اطلاع دی گئی۔اتوار ۲۰ محرم الحرام پشاور ایئر پورٹ پہنچے، کئی احباب ساتھ تھے، ہوائی اڈہ پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے علاوہ سرحد اور پشاور کے بے شمار علماء، شرفاء اور معتقدین چشم براہ تھے، پشاور کے مقامی مدارس جامعہ اشرفیہ اور دارالعلوم سرحد کے حضرات کی خواہش تھی کہ اکوڑہ خٹک روانگی سے قبل تھوڑی دیر کے لئے حضرت ان کے ہاں بھی جلوہ افروز ہوں، لہٰذا حضرت قاری صاحب مدظلہ ہوائی اڈہ سے کچھ دیر کیلئے دارالعلوم سرحد تشریف لے گئے، طلباء اور اساتذہ کا جمِ غفیر چشم براہ تھا، سپاسنامہ پیش ہوا اور حضرت نے دعا فرمائی، وہاں سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ساتھ جامعہ اشرفیہ عیدگاہ روڈ تشریف لائے، رات کا کھانا

تناول فرمایا، استقبالیہ تقریب میں مولانا محمد یوسف قریشی اور مولانا اشرف علی قریشی نے خیر مقدمی کے کلمات کہے اور پھر حضرت قاری صاحب نے علم کی فضیلت پر نہایت حکیمانہ تقریر فرمائی۔ پشاور سے چل کر رات ساڑے دس بجے دارالعلوم حقانیہ میں جلوہ افروز ہوئے، سخت سردی اور رات کا اندھیرا چھاجانے کے باوجود بھی دارالعلوم سے علماء، اساتذہ، طلباء اور شہر و بیرون شہر سے آئے ہوئے دیندار مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت چشم براہ تھی، نہایت والہانہ استقبال ہوا، دارالعلوم کے در و دیوار حضرت نانوتوی اکابر دیوبند اور حضرت حکیم الاسلام زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھے۔

حامد الحق اور راشد الحق کی رسم بسم اللہ

۲۱ رمحرم ۱۳۹۵ھ دوسرے دن صبح نو بجے تک حضرت مدظلہ' کا قیام دارالعلوم ہی میں رہا۔ صبح دفتر اہتمام میں معززین کے ساتھ چائے میں شرکت فرمائی اس دوران مولانا سمیع الحق کے صاحبزادگان حامد الحق اور راشد الحق کی رسم بسم اللہ بھی فرمائی، دارالعلوم کا معائنہ فرمایا اور حسب سابق دارالعلوم کی ترقیات پر نہایت خوشی اور مسرتوں کا اظہار فرماتے رہے۔ علماء، صالحین اور طلبہ و متعلقین سے ملاقات فرمائی۔

استقبالیہ تقریب سے خطاب طلبہ دورہ حدیث کو شمائل ترمذی شروع کردی

صبح واپسی سے قبل دارالعلوم کی طرف سے استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمانے کیلئے آپ جامع مسجد دارالعلوم تشریف لے گئے، جہاں نہ صرف ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا بلکہ باہر بھی اہلِ علم اور دور دراز سے پہنچنے والے عشاق دیوبند کا ہجوم تھا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جمعیۃ الطلبہ دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے متعلم دارالعلوم مولوی فضل الرحمٰن ابن حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ نے عقیدت و محبت سے بھرپور سپاسنامہ پیش کیا اس کے بعد حضرت قاری صاحب مدظلہ نے وقت کی کمی اور جلد واپسی کی وجہ سے مختصراً رسمی خطاب فرمایا اور اختصار پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ پھر کبھی اس کی تلافی کی جائے گی، خطاب فرمانے کے بعد آپ نے طلبہ دورۂ حدیث شریف کی خواہش پر شمائل ترمذی شریف شروع کرایا اور دعا کے بعد نو بجے حضرت مدظلہ کو طلبہ، اساتذہ اور مشتاقان دید نے دھڑکتے دلوں کیساتھ الوداع کہا، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور احقر (سمیع الحق) بھی راولپنڈی تک ساتھ گئے جہاں سے آپ عازم کراچی ہوئے، دوران قیام حضرت مدظلہ کے علم و حکمت سے لبریز بعض مجالس کی گفتگو بھی ریکارڈ کرلی گئی ہے۔ (جو خطبات مشاہیر کی جلد اول میں شامل ہے)

دارالعلوم حقانیہ، حکیم الاسلام کی نظر میں

۲۰ رمحرم ۱۳۹۵ھ دارالعلوم حقانیہ کے تاثراتی رجسٹر میں حضرت قاری صاحب نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ یہ ہیں:

نحمدہ ونصلی آج بتاریخ ۲۰ رمحرم الحرام ۱۳۹۵ھ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں حاضری کی سعادت میسر ہوئی، اس علاقہ میں یہ دارالعلوم روشنی کا ایک مینارہ ہے جس سے چہار طرف علومِ نبوت کی روشنی پھیل رہی ہے، اسی روشنی کا مخزن حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام ظلہٗ کی ذات گرامی اوران کی ذریت طیبہ ہے، یہ نسبت اس دارالعلوم کی عظمت کے لئے کافی ہے۔آج سے تقریباً سات سال قبل بھی یہاں حاضری ہوچکی ہے۔اس مختصرسی مدت میں دارالعلوم نے جونمایاں ترقیات کی ہیں وہ سب کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔دارالعلوم بحمداللہ متدین ہاتھوں میں ہے اور مسلمانوں کی پاک کمائی اپنے صحیح مصرف میں صرف ہورہی ہے۔حق تعالیٰ اس دینی ادارہ کو یوماً فیوماً ترقیات ظاہری وباطنی عطا فرمائے اوراس کے ذریعہ اس علاقہ میں دینی فضا پیدا فرمائے۔‘‘

ع ایں دعا ازمن واز جملہ جہاں آمین باد

سیرت النبی ﷺ کی تقریب میں شرکت

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۵ کو پاکستان ائیرفورس اکیڈمی رسالپور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تقریب میں شرکت کیلئے احقر کا جانا ہوا جہاں سیرت کے موضوع پر حاضرین کے سامنے بیان کیا،

مجلس شوریٰ کا سالانہ جلسہ

دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا بجٹ اجلاس ۳ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ کو دارالحدیث میں منعقد ہوا جس میں ملک کے مختلف حصوں سے ارکان نے شرکت کی اجلاس کی صدارت مولانا ولایت شاہ کاکاخیل خلف الرشید مولانا میاں مسرت شاہ مرحوم نے فرمائی مولانا قاری محمد امین صاحب وقاری سعید الرحمان صاحب راولپنڈی نے آغاز میں تلاوت کلام پاک فرمائی اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے نئے سال کے بجٹ رپورٹ پیش فرمائی رپورٹ کی تمہید میں آپ نے ملک کے موجودہ دینی تعلیمی حالات پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے دینی علوم اور مدارس عربیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

علماء ومعاونین کی تعزیت

دارالعلوم کے ان اراکین اور معاونین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی جن کا سال رواں میں انتقال ہوا نیز علمی ودینی دنیا میں مقام رکھنے والے حضرات علم وفضل کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی جن میں بعض حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں ۔ مولانا محمد میاں صاحب دہلویؒ ،مولانا ظفراحمد عثمانی ،آغا شورش کاشمیری (چٹان)، قاضی عبدالصمد صاحب سربازی ، مولانا عتیق اللہ صاحب نقشبندی ،مولانا خان زادہ عبدالحق صاحب شیدو، الحاج ملک امرالٰہی صاحب اکوڑہ رکن دارالعلوم ودیگر حضرات

سالانہ آمدن وخرچ اور میزانیہ: حضرت شیخ الحدیث نے بجٹ کے ضمن میں فرمایا سال ۱۳۹۴ھ میں دارالعلوم کو تین لاکھ اکتالیس ہزار نوسو پچاسی روپے اناسی پیسے کی آمدنی ہوئی اور تمام شعبوں پر تین لاکھ آٹھ ہزار پچھتر روپے پچپن پیسے خرچ ہوئے سال رواں ۱۳۹۵ کے لیے آپ نے تین لاکھ بیاسی ہزار دوسو روپے کا میزانیہ پیش کیا جس میں موجودہ فنڈ کی رو سے ایک لاکھ چار ہزار پانچ سو چوالیس روپے ستاسٹھ پیسے کے خسارہ کے باوجود توکلاعلی اللہ متوقع آمدنی کے پیش نظر شوریٰ نے منظوری دیدی، ارکان شوریٰ نے بجٹ پر تقریریں کرتے ہوئے دارالعلوم کے تمام شعبوں کی ترقیات پر گہرے اطمینان کا اظہار کیا اجلاس میں بعض علمی ودینی منصوبوں کے قیام اور بعض شعبوں کو ترقی دینے پر بھی غور کیا۔

مصری استاد کا تقرر اور نئے تعلیمی سال کا آغاز: دارالعلوم میں اس ماہ سے جامع ازہر مصر کی طرف سے ایک استاذ شیخ عبدالوہاب منصور شاہی کا بطور عربی استاد تقرر ہوگیا ہے جو طلبہ کی عربی بحیثیت مضمون لسانیات کے پڑھائیں گے دارالعلوم حقانیہ مبعوث الازہر اور جامعۃ الازھر اور حکومت مصر کا تہہ دل سے شکر گذار ہے۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز: ۲۱ شوال سے دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا افتتاح ہوا حضرت شیخ الحدیث نے درس ترمذی کے افتتاح کے بعد علوم دینیہ کی فضیلت اور طلبہ کا مقام اور ذمہ داریوں پر تقریر فرمائی، امسال صرف دورہ حدیث شریف میں تقریباً ڈیڑھ سو طلبہ ہیں۔

واردین وصادرین

سفیر لیبیا اور گورنر سرحد کی آمد: ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ کو جمہوریہ عربیہ لیبیا کے سفیر کبیر جناب شیخ صالح السیار پشاور جاتے ہوئے کچھ دیر کیلئے دارالعلوم حقانیہ میں ٹھہرے نماز عصر کے بعد احقر نے دارالعلوم کی عمارات دفاتر وغیرہ کا سرسری معائنہ کروایا دارالعلوم میں عید الاضحیٰ کی تعطیل تھی تاہم پھر بھی کافی طلبہ موجود تھے جنہیں دیکھ کر سفیر محترم نہایت خوش ہوئے اور طلبہ بھی جناب شیخ صالح جیسے اسم بامسمی صالح اور متشرع شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے سفیر محترم نے دارالعلوم کی کتاب الآراء میں اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے لکھا کہ اس سرسری زیارت نے بھی مجھے اس نتیجہ پر پہنچایا ہے کہ دارالعلوم ہر طرح کے اجلال وتقدیر کا مستحق ہے میری تمنا ہے کہ میں بہت جلد دارالعلوم میں دوبارہ آوں اور اطمینان سے کچھ دیر ٹھہروں۔

صوبہ سرحد کے موجودہ گورنر جناب ریٹائرڈ میجر جنرل سید غواث صاحب اپنے دینی جذبات کی بناء پر حضرت والد ماجد سے دیرینہ مخلصانہ رسم وراہ اور عقیدتمندانہ تعلق رکھتے ہیں۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ اچانک دارالعلوم تشریف لائے دارالعلوم کے مختلف شعبوں کا تفصیلی معائنہ کے دوران نہایت خوشی کا اظہار فرمایا تقریباً چار بجے آپ دارالعلوم سے واپس تشریف لے گئے اس سے کچھ دن قبل بھی آپ نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی بیمار پرسی کیلئے آئے تھے۔